واعظ الجمعہ
اسپورٹس کلچر کے نقصانات
اور
اسلامی تعلیمات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

اسپورٹس کلچر کے نقصانات اور اسلامی تعلیمات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

طاقتور مؤمن کی شان

برادرانِ اسلام! عبادتِ الٰہی کو اسلام میں ایک خاص مقام حاصل ہے، اس کی کما حقّہ ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ انسان تندرست وتوانا ہو، چاہے نماز ہو، روزہ ہو، یا حج، ہر ایک کی ادائیگی کے لیے چاق وچوبند اور صحت مند ہونا ضروری ہے۔ صحت وتندرستی کا شمار چونکہ اللہ عزّوجلّ کی بڑی نعمتوں میں ہوتا ہے، شاید اسی لیے اللہ تعالی کو جسمانی لحاظ سے کمزور مؤمن کے بجائے طاقتور مؤمن زیادہ پسند ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى الله، مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ»[1] "اللہ تعالی کے نزدیک کمزور مؤمن کے مقابل، طاقتور مؤمن بہتر اور زیادہ محبوب ہے"[2]۔

جبکہ طاقتور اور چاک وچوبند رہنے کے لیے جسمانی ورزش انتہائی ضروری ہے، لہٰذا وہ کھیل جو انسانی جسم میں پُھرتی اور طاقت کا ذریعہ بنتے ہیں، جسمانی ورزش کی نیّت سے انہیں کھیلنے میں حرج نہیں، اور جن کھیلوں میں ورزش کا پہلو نہ ہو، یا دنیا وآخرت کے اعتبار سے ان کا کوئی فائدہ نہ ہو، ان کا کھیلنا جائز نہیں۔

کھیل کود سے متعلق اسلامی تعلیمات

حضراتِ گرامی قدر! ایسا ہرگز نہیں کہ اسلام ایک تنگ نظر مذہب ہے، اور اس میں کھیلوں کی بالکل گنجائش نہیں، احادیثِ مبارکہ میں ایسے متعدّد کھیلوں کا ذکر ملتا ہے، جن کا کھیلنا نہ صرف جائز ہے بلکہ اُن کے سیکھنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور اُن کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے، اُصولِ شریعت پر پورا اُترنے والے اُن کھیلوں میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

تیراندازی (Archery)

تیزاندازی اسلام کے پسندیدہ کھیلوں میں سے ایک ہے؛ کہ اس میں اعصاب کی مضبوطی اور جسمانی ورزش کے ساتھ ساتھ جہاد کی تربیت و مَشق بھی ہے، حضرت سیّدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلاَّ (١) رَمْيَهُ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب القدر، ر: ٦٧٧٤، صـ١١٦١.

(٢) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰" دسمبر، صحت وتندرستی اور اس کی حفاظت، ۲/ ۳۵۵۔

بِقَوْسِهِ، (٢) وَتَأْدِيبُهُ فَرَسَهُ، (٣) وَمُلاَعَبَتُهُ أَهْلَهُ؛ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الحَقِّ»[1] "(۱) تیراندازی، (۲) گھوڑے کو سَدھانا(Grooming a Horse)، (۳) اور اپنی بیوی کے ساتھ دل لگی کرنا؛ کہ یہ (تینوں) حق (جائز ودُرست) ہیں، ان کے سِوا مسلمان کا ہر (خلافِ شریعت) کھیل باطل وبے کار ہے"۔

نبئ کریم ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام -علیہم الرضوان- کو مختلف صورتوں میں ایسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دی، جو کسی طور پر وَرزشی سرگرمیوں سے کم نہیں، ایک حدیث میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے تین ۳ بار ارشاد فرمایا: «أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ»[2] "سنو! طاقت تیراندازی میں ہے"۔

ایک اَور روایت میں تیر اندازی سیکھنے کی ترغیب دی گئی ہے، حضرت سیّدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ: (١) صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، (٢) وَالرَّامِي بِهِ، (٣) وَالْمُمِدُّ بِهِ -وقال-: ارْمُوا وَارْكَبُوا، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا!»[3] "بے شک اللہ تعالی ایک تیر کے بدلے تین ۳ اَفراد کو جنّت میں داخل فرمائے گا: (۱) ثواب کی نیّت سے تیر بنانے والے کو، (۲) تیر پھینکنے والے کو، (۳) تیر دینے والے کو۔ اور تیر اندازی سیکھو، اور گھڑ سواری کرو، اور تمہارا تیر اَندازی کرنا مجھے گھڑ سواری کی نسبت زیادہ پسند ہے!"۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب السِير، باب ما جاء في فضل الرَمي في سبيل الله، ر: ١٦٣٧، صـ٣٩٥.

(٢) "صحيح مسلم" باب فضل الرمي والحثّ عليه، ر: ٤٩٤٦، صـ٨٥٧.

(٣) "مُصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الجهاد، ر: ١٩٨٩٨، ١٠/ ٣٦٠.

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں کہ "شارحین فرماتے ہیں کہ یہاں گھوڑا سواری سے مراد نیزہ بازی ہے؛ کہ اکثر گھوڑے پر سے دشمن کو نیزے مارے جاتے ہیں، تو مطلب یہ ہوا کہ نیزہ بازی سے تیر اندازی اچھی ہے؛ کہ تیر اندازی جہاد میں زیادہ کام آتی ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ گھوڑا سواری کی مَشق سے تیر اندازی کی مَشق مجھے زیادہ پیاری ہے؛ کیونکہ گھوڑا سواری کبھی فخر و رِیا بھی پیدا کر دیتی ہے"[۱]۔

موجودہ دَور میں بنیّت جہاد کسی بھی ہتھیار، مثلاً بندوق (Gun)، راکٹ (Rocket) اور میزائل (Missile) وغیرہ کے ذریعے کسی چیز کو ٹارگٹ (Target) کرنا، اور ٹھیک نشانہ لگانا بھی تیر اندازی کے حکم میں داخل ہے، جیسا کہ حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ "اب اس زمانہ میں بندوق چلانا، نیزہ بازی کرنا، ہوائی جہاز رانی کی مَشق، توپ سے گولہ اندازی سیکھنا، بنیّت جہاد اسی حکم میں ہے"[۲]۔

گھوڑے پالنا (Horse Breeding)

عزیزانِ مَن! جہاد کی غرض سے گھوڑے پالنا بھی بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾[۳] "اُن کے لیے تیار رکھو جو قوّت تم سے بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو؛ کہ اس سے اُن کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں!"۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" جہاد کا بیان، جہاد کے آلات تیار کرنے کا بیان، دوسری فصل، تحت ر: ۳۸۷۲، ۵/۵۳۶۔

(۲) ایضاً۔

(۳) پ ۱۰، الأنفال: ٦٠.

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنِ احْتَبَسَ فَرَساً فِي سَبِيلِ الله إِيمَاناً بِالله وَتَصْدِيقاً بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ، فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ»[1] "جس نے اللہ پر ایمان اور اس کے وعدے کی تصدیق کے ساتھ اللہ کی راہ میں گھوڑے کو تیار رکھا، اُس گھوڑے کا وہ چارہ جسے وہ پیٹ بھر کر کھائے، اور وہ پانی جسے وہ سَیر ہو کر پیے، اور اُس کا گوبر، اور اس کا پیشاب، قیامت کے دن اس کے میزان میں شمار کیا جائے گا" اور اس کے وزن کے برابر اُسے اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔

دَوڑ لگانا(Running)

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! دَوڑ لگانا ایک بہترین جسمانی ورزش ہے، اور حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بنَفسِ نفیس حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ دَوڑ لگائی، حضرت سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ تھی، میں نے حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دَوڑ لگائی اور آگے نکل گئی، کچھ عرصہ بعد پھر ایک سفر میں میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دَوڑ لگائی، جبکہ میرا وزن کچھ بڑھ گیا تھا، تو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھ سے آگے نکل گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ!»[2] "یہ اس (پہلے والی جیت) کا بدلہ ہو گیا!"۔

نیزہ بازی(Tent Pegging)

حضراتِ محترم! میدانِ جنگ میں کافروں سے مقابلہ کرنے کی غرض سے، نیزہ بازی کی مَشق کرنا، اور اسے سیکھنا سکھانا بھی سنّت ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسِير، ر: ٢٨٥٣، صـ٤٧٢.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل، ر: ٢٥٧٨، صـ٣٧٣.

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنِ اعْتَقَلَ رُمْحاً فِي سَبِيلِ الله، عَقَلَهُ اللهُ مِنَ الذُّنُوبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[1] "جس نے راہِ خدا میں نیزہ بازی کی، اللہ تعالی بروزِ قیامت اس کے گناہ مُعاف فرما دے گا"۔

تیراکی (Swimming)

حضراتِ ذی وقار! تیراکی ایک بہترین کھیل اور مکمل جسمانی ورزش ہے، سمندری حادثات کے موقع پر ماہر تیراک ہی انسانیت کی خدمت کرتا، اور لوگوں کی جان بچاتا ہے، سمندری ناکہ بندی اور دفاعی نقطۂ نظر سے تیراکی کی اہمیت میں مزید اِضافہ ہوجاتا ہے، شاید اسی لیے مکّہ مکرّمہ، مدینہ منوّرہ اور ان کے قُرب وجوار میں، سمندر یا نہر نہ ہونے کے باوُجود، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام -علیہم الرضوان- کو تیراکی (Swimming) کی ترغیب دی۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ اور سیّدنا جابر بن عبید اللہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ الله عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ لَهْوٌ أَوْ سَهْوٌ، إلّا أَرْبَع خِصَالٍ: (١) مَشْيُ الرَّجُلِ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ، (٢) وَتَأْدِيبُهُ فَرَسَهُ، (٣) ومُلاعَبَةُ أَهْلِهِ، (٤) وَتَعَلُّمُ السِّبَاحَةِ»[2] "سوائے چار ۴ چیزوں کے، اللہ تعالی کی یاد سے تعلق نہ رکھنے والی ہر چیز بے کار ہے: (۱) آدمی کا تیر اندازی کے لیے ان دو ۲ نشانوں کے درمیان دَوڑنا جہاں تیر پھینکا جائے، (۲) اپنے گھوڑے کو سَدھانا (Grooming a Horse)، (۳) اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا، (۴) اور تیراکی (Swimming) سیکھنا سکھانا"۔

---

(١) "كنز العمّال" حرف الجيم، كتاب الجهاد، الباب١، ر: ١٠٦٢٦، ٤/ ١٣١.

(٢) "المعجمُ الكبير" جابر بن عمير الأنصاري، ر: ١٧٨٥، ٢/ ١٩٣.

امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اَہلِ شام کو خط لکھا، اور اس میں تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «وَعَلِّمُوا صُبْيَانَكُمُ الْكِتَابَةَ وَالسِّبَاحَةَ»[1] "اپنی اَولاد کو کتابت اور تیراکی سکھاؤ"۔

بے مقصد کھیل کود اور لہو ولعب

حضراتِ گرامی قدر! اسلام اپنے ماننے والوں کو جہاں ایک بامقصد زندگی گزارنے کی دعوت دیتا ہے، وہیں بے مقصد کھیل کود، غفلت اور لہو ولعب سے منع بھی فرماتا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾[2] "اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود! اور یقیناً پچھلا گھر بھلا اُن کے لیے جو ڈرتے ہیں، تو کیا تمہیں سمجھ نہیں!"۔

بندۂ مؤمن کی پہچان

عزیزانِ مَن! بامقصد زندگی اور لَغو وفُضول باتوں سے اِعراض، بندۂ مؤمن کی پہچان اور بہترین صفت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾[3] "اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے" اور ہر لہو وباطل سے اجتناب کرتے ہیں۔ لہذا ہر وہ کھیل جو محض وقت ضائع کرنے کا ذریعہ نہ ہو، جسمانی یا رُوحانی فوائد کا حامل ہو، اس میں دنیا وآخرت کا فائدہ یقینی ہو، اور شریعتِ مطہَّرہ میں اس کی مُمانعت نہ ہو، اُس کا کھیلنا جائز ہے۔

---

(١) "مُصنَّف عبد الرزّاق" كتاب الولاء، باب ميراث ذي القرابة، ر: ١٦١٩٨، ٩/ ١٩.

(٢) پ٧، الأنعام: ٣٢.

(٣) پ١٨، المؤمنون:٣.

اسپورٹس کلچر کے نقصانات

میرے محترم بھائیو! دُنیوی واُخروی فوائد، اجر وثواب، جسمانی ورزش اور اعصاب کی مضبوطی کے حامل، اور اُصولِ شریعت پر پورا اُترنے والے مذکورہ بالا کھیلوں میں، آج ہماری دلچسپی نہ ہونے کے برابر ہے، جبکہ اس کے برعکس مغربی ممالک (Western Countries) میں کھیلے جانے والے کھیل، مغرب (West) کی نسبت آج ہم مسلمانوں میں زیادہ مشہور اور رائج ہیں، اور نہایت بدقسمتی سے کہنا پڑتا ہے، کہ کھیل کی آڑ میں متعدّد خلافِ شریعت سرگرمیاں متعارف کروائی جارہی ہیں، جن کے باعث ہماری نوجوان نسل کی دنیاوآخرت اور مستقبل تباہ ہورہا ہے، اور انہیں یہ اندازہ ہی نہیں کہ وہ اپنی زندگی کے کتنے قیمتی لمحوں کو نہایت بے دَردی سے اسپورٹس کلچر (Sports Culture) کی نذر کررہے ہیں!۔

کھیلوں کی مروّجہ سرگرمیوں اور اسپورٹس کلچر (Sports Culture) کے متعدّد نقصانات ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

فرائض وواجبات میں سُستی وکوتاہی

حضراتِ گرامی قدر! ایک مسلمان کے لیے مروّجہ اسپورٹس کلچر (Sports Culture) کا سب سے بڑا نقصان نماز، روزہ سمیت دیگر فرائض وواجبات کی ادائیگی میں کوتاہی اور سُستی ہے! عام مُشاہدہ ہے کہ کئی کئی گھنٹے جاری رہنے والے ون ڈے کرکٹ میچز (ODI Cricket Matches) کھیلنے والی ٹیم (Team)، اور انہیں کھیلتا دیکھنے والوں کی اکثریت، فرض نماز کی ادائیگی سے محروم رہتی ہے۔ اسی طرح میچز (Matches) کا یہ سلسلہ رمضان المبارک میں بھی جاری رہتا ہے، اور کئی مسلمان کھلاڑی روزہ رکھنے کے بجائے گراؤنڈ (Ground)

میں سرِعام پانی پیتے، اور فرض نمازیں قضا کرتے نظر آتے ہیں، اس کے باعث لوگوں کی نظر میں ارکانِ اسلام کی اہمیت میں کمی واقع ہوتی ہے، اور ہماری نوجوان نسل میں فرائض وواجبات کی ادائیگی میں کوتاہی اور سُستی کا رُجحان فروغ پاتا ہے، اور یہ چیز بحیثیت مسلمان ہمارے لیے کسی طَور پر قابلِ قبول نہیں ہے!۔

ایسے ہی ہاکی (Hockey)، بیڈ منٹن (Badminton)، تیراکی (Swimming) اور دَوڑ (Running) وغیرہ کے مقابلوں میں بھی صورتحال بہت اَبتر ہے، مرد وخواتین کھلاڑی چھوٹی سی نیکر (Short knickers) اور تیراکی کا انتہائی مختصر لباس (Swimming Dress) پہن کر ان مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں، اور موقع پر موجود تماشائیوں کے ساتھ ساتھ لائیو نشریات (Live Broadcast) کے ذریعے دنیا بھر کے لوگ ان کے سترِ عورت (چُھپانے کی جگہ) اور برہنہ بدن کو دیکھتے ہیں۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، لیکن اس کے باوُجود بدقسمتی سے یہ سب کچھ ہورہا ہے، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ مروّجہ اسپورٹس کلچر (Sports Culture) ہماری اسلامی تعلیمات اور اَحکام پر غالب آرہا ہے، اور فرائض وواجبات سے دُوری کا باعث بن رہا ہے!۔

ملکی سرمائے کی مغربی ممالک کی طرف منتقلی

عزیزانِ مَن! ہمارے ہاں مروّجہ اسپورٹس کلچر (Sports Culture) مغربی سرمایہ داروں (Western Capitalists) کا متعارف کردہ ہے، جس کے ذریعے ہمارا سرمایہ مغربی ممالک (Western Countries) میں منتقل ہورہا ہے، اس سے ہماری معیشت کمزور ہورہی ہے، جبکہ اسی سرمائے کی بنیاد پر مغربی ممالک دولتمند ہوتے جا رہے ہیں۔ لہذا ہمیں مغربی سرمایہ داروں (Western

(Capitalists) کے ایسے ہتھکنڈوں کو سمجھنا ہوگا، اور اپنے ملک کا سرمایہ مغربی ممالک (Western Countries) کی طرف منتقل ہونے سے روکنا ہوگا؛ کیونکہ میچز (Matches) کے خریدے گئے ٹکٹ (Ticket)، اور چند گھنٹوں کی لائیو نشریات (Live Broadcast) کے حقوق حاصل کرنے کے لیے، ادا کیے جانے والے لاکھوں کروڑوں ڈالر (Millions of Dollars) مغربی سرمایہ داروں (Western Capitalists) کو منتقل ہو رہے ہیں، اور وہ ہمارا ہی سرمایہ آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بینک (World Bank) کے ذریعے بطور قرض ہمیں دے کر ہم پر حکومت کر رہے ہیں، ہماری داخلہ اور خارجہ پالیسی (Internal And Foreign Policy) تشکیل دے رہے ہیں، اور آج ہماری نسلوں کو بھی اپنا مقروض (غلام) بنا رہے ہیں!۔

نوجوان نسل میں غور وفکر کا فُقدان

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حرام وناجائز کھیل کُود میں حد سے زیادہ مصروفیت کے باعث، ہماری نوجوان نسل میں مطالعہ، تحقیق اور کائنات کے اَسرار ورُموز میں غور وفکر کرنے جیسی صلاحیتوں کا حد درجہ فُقدان ہے، یقیناً یہ بھی مروّجہ اسپورٹس کلچر (Sports Culture) کے بڑے نقصانات میں سے ایک ہے، آج ہمارے نوجوانوں کو کھیل کُود سے فرصت ہی نہیں کہ وہ مطالعۂ کتب (Book Reading) کریں، کائنات میں غَور وفکر کریں، اور اپنے اندر تحقیق وجستجو کا مادّہ پیدا کریں؛ تاکہ اپنے اَسلاف اور بزرگوں کی طرح وہ بھی انسانیت کی خدمت کر سکیں، اور کارہائے نمایاں اَنجام دے سکیں!۔

غیر یقینی مستقبل اور وقت کا زِیاں

جانِ برادر! ہماری نوجوان نسل کا غیر یقینی مستقبل اور وقت کا زِیاں بھی اسپورٹس کلچر (Sports Culture) کے نقصانات میں سے ایک ہے۔ آج ہمارے نوجوان اپنا قیمتی وقت کھیل کود میں برباد کر رہے ہیں، اپنے مستقبل کو غیر یقینی بنا رہے ہیں، اگر یہی صورتحال رہی تو اقبال کا شاہین اُڑان بھرنے سے قبل ہی پستی وزَوال کا شکار ہو جائے گا! لہذا ابھی وقت ہے سنبھل جائیں، اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، دنیا وآخرت کی بہتری کو پیشِ نظر رکھیں، اعمالِ صالحہ انجام دیں، اور اپنے ملک وقوم، نیز اقوامِ عالَم کی فلاح و بہبود کے لیے کام کریں!۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! "وہ کھیل جس سے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ مقصود نہ ہو وہ جائز نہیں، اور جس کھیل سے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ مقصود ہو، اور وہ اَحکامِ شریعت کے مطابق ہو وہ جائز ہے؛ کیونکہ اسلام نہ تو تفریحِ طبع کے خلاف ہے، نہ ہی جسمانی ورزش سے روکتا ہے، نیز یہ تمام سرگرمیاں اگر اسلامی تعلیمات اور شریعت کی حُدود میں رہ کر کی جائیں، تو نہ صرف اس کی اجازت دیتا ہے، بلکہ حوصلہ افزائی بھی فرماتا ہے۔ لہذا ضرورت اس اَمر کی ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر اسلامی تعلیمات اور شریعت کے بنیادی مقاصد کو پیش نظر رکھا جائے، اور کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جو بحیثیت مسلمان اسلامی تعلیمات کے مُنافی ہو!۔

دعا

اے اللہ! ہمارا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، اور سونا جاگنا اسلامی تعلیمات کے مطابق بنادے، ہمیں اسلام کے پسندیدہ کھیلوں کو جہاد اور ورزش کی غرض سے سیکھنے

سکھانے کی توفیق عطا فرما، اور خلافِ شریعت اور ناجائز و حرام کھیلوں سے بچا!۔

اے اللہ !اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ !ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم

وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.